تعلیم، ایمان اور سماجی نظام میں تبدیلی

تعلیم (ایجوکیشن) ایسا موضوع ہے جس کی اہمیت کسی بھی سماج کے بنیادی فلسفہ حیات یعنی ورلڈ ویو اور اقدار سے دلچسپی رکھنے والے اصحاب کے لیے روزِ روشن کی طرح واضح ہے۔ تعلیمی درس گاہیں وہ ادارے ہیں جہاں ہماری آئندہ نسلوں کی ذہن سازی اور کردار کے خطوط بنائے جاتے ہیں۔ چنانچہ اسلام اور نظریہ پاکستان سے وابستگی رکھنے والے بہت سے دردمند اصحابِ دانش نے وطنِ عزیز میں تعلیم کے شعبے کی زوال پذیر کارکردگی اور عالمی استعمار کے تحت سیکولرائزیشن پر بڑی عرق ریزی سے سوچا اور لکھا ہے۔ ہمارے قومی لیڈروں میں قائداعظم، قائدملّت اور دوسرے مخلص سیاسی قائدین مثلاً چودھری محمدعلی اور دینی زعماء میں سیدابوالاعلیٰ مودودیؒ نے اپنی تقاریر اور تحریروں میں اسلام کے نام پر منصۂ شہود پر آنے والی مسلمانوں کی قومی ریاست پاکستان کے لیے تعلیم کو اسلامی معتقدات اور خدوخال کے ساتھ منضبط و مربوط کرنے پر مدلّل انداز میں زور دیا ہے۔ تقسیم سے قبل اکبرالہ آبادی اور علامہ اقبال نے انگریز کولونیل حکمرانوں کی اسلام دشمن پالیسیوں کی وجہ سے مسلمانوں کی تعلیم، تصورِ علم اور درس گاہوں کو جس طرح تہس نہس کیا گیا اس کا نوحہ ہر دو مذکورہ شعراء نے بڑے دل گداز انداز میں کیا ہے۔ میں یہاں علامہ اقبال کا یہ شعر دیے بغیر نہیں رہ سکتا کیونکہ اس میں اسلام کے تصورِ علم اور اس کے جملہ جوانب و متعلقات کی مختصر لیکن پُرشکوہ انداز میں نقشہ کشی کی گئی ہے۔

عشق کی تیغ جگر دار اڑا لی کس نے
علم کے ہاتھ میں خالی ہے نیام اے ساقی!

پہلے مصرعہ میں علامہ نے اسلام کے دورِ عروج میں جب علم و ایقان ایک زبردست passion کی صورت میں دعوت و تحرک سے بھرپور تھا، کی طرف اشارہ کیا ہے جس کی گواہی تاریخ کے صفحات میں ثبت ہے، جبکہ دوسرے مصرعہ میں آج کی صورت حال کی ترجمانی ہے، جس میں ماڈرن تعلیم گاہوں اور مذہبی مدرسوں ہر دو جگہ تعلیم کی غرض حصولِ معاش ہی بنالی گئی ہے اور مکمل طور پر علم کی commodification ہو چکی ہے۔ پاکستان میں اس وقت اعلیٰ تعلیم کے مراکز یعنی یونیورسٹیاں اتنی بڑی تعداد میں ہیں کہ ان کا عدد شمار ہی حیرت میں ڈالنے کے لیے کافی ہوسکتا ہے۔ مزید برآں آئے دن پبلک اور پرائیویٹ سیکٹرز دونوں میں نئی یونیورسٹیاں کھلنے کی خبریں آتی ہیں۔ لیکن قارئین راقم سے اتفاق کریں گے کہ حقیقی علم و عرفان کی آبیاری سے کوسوں دور یہ سب کچھ کمرشلائزیشن کے مقاصد پورے کرنے کی تگ و دو ہے، اور مغرب کی سیکولر لبرل ازم کی اقدار کی اشاعت و ترویج کا ایجنڈا۔